82671- بال سياہ كرنے جائز نہيں چاہے خاوند كے ليے كيوں نہ ہوں

سوال

ايک بہن كا سوال ہے كہ :

ميں نے سنا ہے بال سياہ كرنے منع ہيں، جيسا كہ حديث ميں آيا ہے، اور ميں نے يہ بھى سنا ہے كہ جن كے بال سفيد ہو چكے ہيں، اور وہ بوڑھے ہو گئے ہيں اور وہ بال سياہ كرنا چاہيں تو لعنت ان كے ساتھ مخصوص ہے، يعنى عورت كا اپنے خاوند كے ليے زينت اختيار كرنے كے مسئلہ كو يہ حديث شامل نہيں ہوتى، تو كيا بيوى كا اپنے خاوند كے ليے بطور زينت بال سياہ كرنا صحيح ہے ؟

پسندیدہ جواب

اول :

مرد اور عورت كے ليے بال سياہ كرنے مطلقا جائز نہيں، چاہے عورت اپنے خاوند كے ليے كرے يا كسى اور كے ليے، كيونكہ بال سياہ كرنے كى ممانعت والے دلائل عمومى ہيں.

شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ كہتے ہيں :

" اگر بالوں كو سياہ كيا جائے تو يہ جائز نہيں، كيونكہ اس سے نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے منع فرمايا ہے، اور سفيد بالوں كو رنگ كرنے اور سياہ كرنے سے اجتناب كرنے كا حكم ديتے ہوئے فرمايا :

" اس بڑھاپے (سفيد بالوں) كو تبديل كرو اور سياہ رنگ سے اجتناب كرو "

صحيح مسلم حديث نمبر (5476).

اور بالوں كو سياہ كرنے والے كے ليے وعيد بھى وارد ہے، جو كہ درج ذيل فرمان نبوى صلى اللہ عليہ وسلم ميں پائى جاتى ہے :

" آخرى زمانے ميں كچھ لوگ ايسے ہونگے جو سياہ خضاب لگائينگے، جيسے كبوتر كى پوٹ ہوتى ہے، وہ جنت كى خوشبو تک حاصل نہيں كرينگے "

سنن ابو داود حديث نمبر (4212) سنن نسائى (8 / 138) علامہ البانى رحمہ اللہ نے صحيح الجامع حديث نمبر (8153) ميں اسے صحيح قرار ديا ہے.

اور يہ حديث سفيد بالوں كو سياہ ميں تبديل كرنے كى حرمت پر دلالت كرتى ہے، ليكن سياہ كے علاوہ باقى رنگ كے متعلق تو اصل جواز ہى ہے، ليكن اگر يہ كافرہ اور فاجرہ عورتوں كے طريقہ اور انكى اشكال و انواع ميں ہو تو پھر اس اعتبار سے يہ بھى حرام ہے، كيونكہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے :

" جس نے بھى كسى قوم سے مشابہت اختيار كى تو وہ انہى ميں سے ہے "

سنن ابو داود حدیث نمبر (4031) علامہ البانی رحمہ اللہ نے ارواء الغلیل (109/5) میں اسے صحیح قرار دیا ہے" انتہی.

ماخوذ از: مجموع فتاوی و رسائل ابن عثیمین (120/11).

اور شیخ رحمہ اللہ کا یہ بھی کہنا ہے:

"اور جب سیاہ خضاب لگانے میں یہ حکم ہے تو حلال چیز استعمال کرنے میں اس سے مستغنی ہوا جا سکتا ہے، وہ اس طرح کہ مہندی اور کتم ملا کر استعمال کی جائے، یا پھر سیاہ اور سرخ دونوں کا درمیانی رنگ استعمال کر لیا جائے، تو بالوں کی سفیدی کو حلال خضاب کے ساتھ تبدیل کر کے مقصد حاصل ہو سکتا ہے، اور لوگوں کے نقصان والے دروازے کو جب بھی بند کیا گیا اس کے مقابلہ میں خیر و بھلائی کا دروازہ لازمی کھول دیا گیا ہے" انتہی.

ماخوذ از: مجموع فتاوی و رسائل ابن عثیمین (123/11).

دوم:

اس مسئلہ میں نوجوان اور بوڑھے میں کوئی فرق نہیں، چنانچہ حرمت کا اقتصار اس پر نہیں کیا جا سکتا جس کے بال بڑھاپے کی بنا پر سفید ہو گئے ہوں، بلکہ نوجوانوں کو بھی خالص سیاہ خضاب استعمال کرنے سے منع کیا جائیگا.

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام سے درج ذیل سوال کیا گیا:

میں نے بعض لوگوں کو دیکھا ہے کہ وہ بالوں کے رنگ تبدیل کرنے کا مواد استعمال کرتے ہیں جس سے بال سیاہ یا سرخ ہو جاتے ہیں، اور میں انہیں دوسرے مواد بھی استعمال کرتے ہوئے دیکھا ہے جو بالوں کو نرم اور گھنگریالے بنا دیتا ہے، تو کیا یہ چیز استعمال کرنی جائز ہے، اور کیا اس حکم میں نوجوان بھی بوڑھوں کی طرح ہیں؟

کمیٹی کے علماء کا جواب تھا:

"سیاہ رنگ کے علاوہ بالوں کو رنگنے میں کوئی حرج نہیں، اور اسی طرح بالوں کو نرم اور گھنگریالے کرنے والا مواد استعمال کرنا بھی اور اس میں نوجوان اور بوڑھوں کے لیے ایک ہی حکم ہے، لیکن شرط یہ ہے کہ اگر یہ مواد طاہر اور پاکیزہ ہو، اور نقصاندہ اور مضر نہ ہو.

لیکن صرف سیاہ رنگ سے بال رنگنا نہ تو مرد کے لیے جائز ہے اور نہ ہی عورت کے لیے، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"اس بڑھاپے کی سفیدی کو تبدیل کرو، اور سیاہ کرنے سے اجتناب کرو" انتہی.

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (168/5).

تنبیہ:

سائلہ کا یہ قول کہ: لعنت ان کے ساتھ مخصوص ہے جن کے بال سفید ہو چکے ہوں.

اس کے متعلق گزارش ہے کہ ہمارے علم کے مطابق تو بال سیاہ کرنے والے پر لعنت کسی حدیث میں نہیں آئی، بلکہ احادیث میں ممانعت آئی ہے، جیسا کہ سابقہ احادیث میں ہے.

واللہ اعلم.